بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو پوری دنیا میں ایک مقصد کیلئے اپنے اموال پیش کر رہی ہے اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 06 جنوری 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دنیا میں انسان مال خرچ کرتا ہے ذاتی تسکین کے لئے بھی، ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے بھی اور کبھی صدقہ و خیرات بھی کر دیتا ہے۔ لیکن آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے، جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے، ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے، جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے، وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی جماعت ہے، وہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے۔ جس کے سپرد ساری دنیا میں اسلام کے قیام کا کام ہے جو گذشتہ تقریباً 128 سال سے خدمت اسلام اور خدمت انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ فرمایا جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ پھر فرمایا یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو برکت دوں گا۔ دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ پس آپ کے صحابہ نے اس بات کو سمجھا اور اپنے مال دینی مقاصد کے لئے پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود کی جماعت کو قربانیوں کی جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ لوگ جو دور دراز ممالک میں رہنے والے ہیں بعد میں آکر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی بزرگوں کی قربانیوں کی بات جب سنتے ہیں اور یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں وہ بھی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک آیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔ انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہماری معمولی سی قربانی سے کیا فرق پڑے گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھتے ہیں۔ پس غریب لوگوں کی قربانی طل یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذرا سی نمی جو ان کی معمولی قربانی سے اسلام کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار پھل لاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہم ایک غریب جماعت ہونے کے دنیا میں ہر جگہ اشاعت اسلام اور خدمت خلق کے کام کو کر رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت بھی اللہ تعالیٰ اس قدر ڈالتا ہے کہ دنیا حیران ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے وسائل سے تم اتنا زیادہ کام کس طرح کر لیتے ہو۔ یہ اس لیے ہوتے ہیں کہ یہ قربانیاں کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں جن کی مثال اللہ نے اس طرح دی ہے کہ فرمایا یعنی وہ اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصد ہو تو پھل بھی بہت لگتے ہیں، برکت بھی بہت پڑتی ہے۔ حضور انور نے قربانی کی چند مثالیں پیش کرنے کے بعد فرمایا جیسا کہ جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا طریق ہے تو اب میں وقف جدید کے ساٹھویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ کہ فضل سے گذشتہ سال اسی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال بھی پاکستان دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر سے فہرست ہے۔ پاکستان کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں نمبر ایک پر برطانیہ نمبر دو پر جرمنی اور نمبر تین پر امریکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کر سکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے ہر ایک شامل کرنا بھی ضروری ہے چاہے تھوڑی رقم دے کر شامل ہوں۔ آخر پر حضورِ انور نے مکرمہ اسمہ طاہرہ صاحبہ آف کینڈا جو حضورِ انور ایدہ اللہ کی ممانی تھیں اور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب آف لاہور پاکستان جنھوں نے جماعت کیلئے بیشمار خدمات پیش کیں کا ذکر خیر کیا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبات امام، دعائیہ خطوط

بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں، کیونکہ خلیفۂ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۳۱ مئی ۱۹۹۱)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں: ’’**اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔** جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہو گا، اس سے شیطان سے بھی دوری ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو گی۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۲۰ مئی ۲۰۱۶)

پس ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اور اس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے۔ خلیفۂ وقت جن باتوں کی طرف ہمیں بلاتے ہیں، وہ وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں۔ حضور انور کے پر معارف خطبات کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا، بچوں کو سنانا اور سمجھانا ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بھی یہ ایک بنیادی چیز ہے۔

خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے نور، علم و معرفت اور مقام قبولیت دعا سے برکت حاصل کرنے کے لئے ہماری ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے، کہ ہم خلیفۂ وقت کے ساتھ محبت اور فدائیت کا ذاتی تعلق رکھیں۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی اور فیملی ملاقات کے علاوہ خطوط کے ذریعہ حضور انور سے براہ راست رابطہ کا پورا انتظام موجود ہے۔ اس سے بھرپور استفادہ کرنا اور خلیفۂ وقت سے مسلسل رابطہ رکھنا ہماری تربیت اور خلافت کی برکات حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب علم نے حضور انور سے یہ سوال پوچھا، کہ بعض لوگ حضور انور کو ہفتہ وار خط نہیں لکھنا چاہتے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حضور انور کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ’’یہ بہانہ ہے۔ اگر تو حقیقت میں ایسا ہے تو پھر ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ میرے لئے دعا کر رہا ہو اور کم از کم دو نفل تو روز پڑھتا ہو۔ لیکن اگر دعا بھی نہیں کر رہے اور خط بھی نہیں لکھ رہے تو تعلق نہیں قائم ہو سکتا۔ لمبے لمبے خط نہ لکھو۔ ایک دو صفحے کے لکھو۔ مہینہ میں ایک یا دو خط لکھو تا کہ تعلق قائم ہو جائے۔ کام کی بات بھی لکھنی ہو تو مختصر خط لکھا جا سکتا ہے۔ میں تو ہمیشہ جماعتی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو خط لکھا کرتا تھا، تو پہلے سوچتا تھا کہ کیا مضمون ہونا چاہئے۔ پھر سوچتا تھا کہ چار پانچ لائنوں سے زیادہ خط نہیں ہونا چاہئے، تا کہ ان کی نظروں کے سامنے سارے Points آجائیں۔ ایسے خط کے جواب بھی آجاتے ہیں۔ تین صفحوں کا خط بھی لکھو گے تو میری ڈاک کی ٹیم کو چلا جائے گا اور وہ ایک لائن کا خلاصہ نکال کر مجھے دے دیں گے۔ ہو سکتا ہے جو خلاصہ وہ بنائیں اس میں وہ Points نہ آسکیں جسے تم واضح کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے مختصر بات کرنی چاہئے۔‘‘ (روزنامہ الفضل ۱۹ نومبر ۲۰۱۶)

پس اگر آج ہم کامیابی اور اپنی اولاد اور اپنی بہترین تربیت چاہتے ہیں، تو ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو خلافت سے وابستہ کر لیں، حضور انور کے خطبات غور سے سنیں، ان پر عمل کریں اور خلافت سے ایک ذاتی اور مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی